



## سوال

(57) محض شک سے وضو کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض اوقات دوران نماز وضو ٹوٹنے کا شک پڑ جاتا ہے، ایسی حالت میں نماز ختم کر کے دوبارہ وضو کرنا چاہیے یا اپنی نماز کو جاری رکھا جائے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کر دیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب طہارت کے متعلق یقین ہو جائے تو محض شک کی وجہ سے عدم طہارت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا ہے تا وقتیکہ حدیث کا یقین نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو دوران نماز اپنے پیٹ میں کچھ محسوس کرتا ہے، آیا اس کا وضو باقی ہے یا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وہ نماز سے نہ نکلے یہاں تک کہ خروج ریح کی آواز سنے یا بدلو پائے۔** [1] اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ طہارت حاصل کرنے کے بعد اصل طہارت اور پاکیزگی ہے تا وقتیکہ اس کا بے وضو ہونا یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ شک کی صورت میں اس کی طہارت زائل نہیں ہوگی بلکہ باقی اور برقرار رہے گی لہذا محض شک پڑنے سے نماز ختم نہ کی جائے بلکہ اس صورت میں اس کا نماز میں مصروف رہنا صحیح اور درست ہے ہاں اگر اس کا بے وضو ہونا یقینی طور پر ثابت ہو جائے تو نماز ختم کر کے دوبارہ وضو کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقینی طور پر بے وضو ہونے کی دو علامتیں بیان کی ہیں: نکلنے والی ہوا کی آواز سننے یا اس کی بدلو پائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کے بغیر بھی بے وضو ہونے کا یقین ہو جائے تو بھی اسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا، یقین ہو جانے کے بعد ہوا کی آواز یا اس کی بدلو کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

[1] صحیح بخاری، الوضو، ۱۳۷۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



جلد 4 - صفحہ نمبر: 88

محدث فتویٰ